کچھ ایسے لوگ بھی ہر معاشرے میں ہوتے ہیں جن کا مقصد ہی معاشرے کو نقصان پہنچانا ہوتا ہے ایسے لوگوں کو عبرت کا نشانہ بنانے کے لیے بھی کچھ قوانین ہونا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے اسلام میں بعض جرائم کی سزا انتہائی سخت رکھی گئی ہے البتہ اس کا تعلق جرم کی نوعیت اور جرم کی کیفیت سے بھی ہے یہ خود ایک الگ بحث ہے۔

اصل ہفتم : نفاذ قانون

گو کہ نفاذ قانون کے مراحل واضح ہوگئے ہیں تاہم اس آخری مرحلے کو مزید تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت یوں ہے کہ شریعت کے نفاذ کی ایک عالمگیر روح بھی ہے اور وہ ہے دین کی بالادستی۔ بعض لوگ اس محاورے سے ناراض ہوجاتے ہیں کہ دین کی بالادستی کیوں؟ حقیقت یہ ہے کہ دین اسلام یا شریعت مقدسہ نام ہے الٰہی قوانین کا اور اس کا ماخذ ہے وحی الٰہی اور یہ پوری انسانیت کی نجات اور انسان کے تکامل کے لیے خداوند متعال کی جانب سے نازل ہوئے ہیں لہٰذا اس میں ایک عالمگیر فلاح کا تصور پایا جاتا ہے۔ یہ بات اوپر بیان ہوچکی ہے کہ دین کا نفاذ بالجبر نہیں ہوگا بلکہ اس کے لیے قبولیت، تزکیہ اور تعلیم ضروری ہے پس جس طرح ایک شہر، گاؤں یا ریاست میں یہ مراحل طے کیے جائیں گے اسی طرح پوری دنیا میں ایک عالمگیر تحریک کے ساتھ یہی مراحل طے ہوں گے اور بالآخر ایک دور ایسا بھی آئے گا جب دنیا ان قوانین کی حقانیت کو سمجھ لے گی جس کو شریعت کہتے ہیں۔ ایسے میں اگر اسلام کے قوانین عالمی قوانین بن جائیں تو کسی کو کیا اعتراض ہوسکتا ہے؟ کیا پوری انسانیت ایک عادلانہ نظام کی تلاش میں نہیں ہے؟ کیا دنیا رفتہ رفتہ ایک نظام کی طرف گامزن نہیں ہے؟ کیا انسان نہیں چاہتا کہ ریاستوں کی سرحدوں سے باہر نکل کر آفاقی ہوجائے؟ اگر ایسا ہے تو پھر اس کے لیے جہاں انسانوں کے بنائے قوانین پر تجربات ہورہے ہیں وہاں شریعت کے نفاذ میں کیا حرج ہے؟ عالمی استعماری قوانین بھی قوموں پر جبر کے ساتھ نافذ کیے جارہے ہیں جس کے سبب انسانیت ظلم و جبر کی چکی میں پس رہی ہے اگر واقعی انسان کی فکری تربیت ہوجائے اور الٰہی قوانین میں پناہ تلاش کرنے میں کامیاب ہوجائے تو اس سے اچھی کیا بات ہوسکتی ہے۔ اسی کی پیشین گوئی قرآن کریم نے کی ہے:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (۷)

وہ وہی ذات (اقدس) ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اُسے دین پر غالب کرے، اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔

حوالہ جات

(۱) سورہ مائدہ ۵۵ — (۲) سورہ نحل ۱۲۵

(۳) سورہ بقرہ ۲۵۶ — (۴) سورہ عصر ۳

(۵) سورہ اعراف ۱۲۸ — (۶) سورہ حج ۴۱

(۷) سورہ توبہ ۳۳

اپنے جواں سال بیٹے **محمد ریحان خان** کی یاد میں،
جو ۲۱ ستمبر ۲۰۱۰ء کو دارِ فانی سے رخصت ہوا۔

تیرے بغیر مری زندگی ادھوری ہے — بپا ہو حشر کہ ملنا بہت ضروری ہے
کسے خبر تھی کہ تو اس طرح سے جائے گا — شباب آتے ہی ابا★ سے روٹھ جائے گا
تو مری جان نہیں، جان سے بھی پیارا تھا — تمنا تری تھی، مگر جان میں بھی پیارا تھا
میں تری یاد کے صحرا کا وہ مسافر ہوں — خیال کے شہر، بھٹکنے کو دل سے حاضر ہوں

★میرا بیٹا اپنے مخصوص انداز و آہنگ میں مجھے "ابا" کہتا تھا، جس کی لذت سب سے الگ ہوتی تھی، جبکہ دوسرے بچے مجھے ابا نہیں، ابو کہتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد شکیل اوج